باب: 16

عمروؓ ابن العاص

(Amr ibn al Aas rza, 605-663 AD)

آپ کا نام عمرو، کنیت ابو عبد اللہ اور ابو محمد ہے۔ والد کا نام عاص اور والدہ کا نام نابغہ ہے۔ آپ کا قد چھوٹا، اعضا نہایت مضبوط اور جسم ہر قسم کی محنت مشقت برداشت کرنے کی طاقت رکھتا تھا۔ آپ کی پیشانی کشادہ ، آنکھیں سیاہ اور بڑی بڑی تھیں۔ آپ کی صورت سے ہی سرداری نمایاں ہوتی تھی۔

فتح مکہ سے کچھ قبل، آپ اور خالدؓ بن ولید دونوں مدینہ ایک ساتھ آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچے اور بیعت کی درخواست کی اور اسلام قبول کیا۔ چونکہ قبولِ اسلام سے قبل شدید مخالفین میں سے تھے لہٰذا اس موقع پر عمروؓ بہت نادم تھے چنانچہ آپ نے آنحضرتؐ سے کہا"۔۔یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ میرے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیجئے۔۔"۔ آنحضورؐ نے فرمایا"۔۔عمرو! بیعت کر لو اور ہجرت کرو، اسلام پچھلے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔۔"۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، عمروؓ کے قبول اسلام سے خوش تھے۔ آنحضرتؐ کو آپ کی ذہانت اور فوجی صلاحیتوں پر کامل بھروسہ تھا اسی لیے آنحضورؐ نے کبھی تو میدانِ جنگ کے قائد کی حیثیت سے آپ کا انتخاب فرمایا، تو کبھی بتوں کے منہدم کرنے کا کام آپ کے ذمہ کیا اور کبھی تبلیغی امور کی انجام دہی کے لیے آپ کو سفیر بنا کر بھیجا۔ عمروؓ بن العاص نے ہر مہم کو کامیابی سے انجام دیا اور آنحضرتؐ کے اعتماد پر پورے اترے۔ آپ کی تبلیغ کے نتیجے میں عمان کے دو حکمران بھائی بھی مسلمان ہوئے۔ اس پر آنحضرتؐ، آپ سے بہت خوش ہوئے اور آپ کو عمان میں قرآن اور اسلام کی تعلیمات کے کام پر مستقلاً مامور فرما دیا۔

حضرت ابو بکرؓ کا زمانہ آیا تو انہوں نے عمروؓ بن العاص کو عمان سے مدینہ طلب فرمایا اور آپ کو قبیلہ بنو قضاعیہ کے مرتدین سے نبرد آزما ہونے کا کام سپرد کیا۔ اس کے لیے حضرت عمروؓ کو مرتدین سے باقاعدہ جنگ لڑنی پڑی۔ آپ نے انہیں شکست دے کر ان سے زکواۃ وصول کی اور انہیں اسلام پر دوبارہ قائم کیا۔ پھر آپ واپس عمان روانہ ہو گئے۔ سنہ 13ھ میں حضرت ابو بکرؓ نے آپ کو فلسطین کی مہم دی۔ چونکہ رومی فوج تعداد میں بہت بڑی تھی لہٰذا خالدؓ بن ولید اور ابو عبیدہؓ کے لشکر کو ان کی مدد کے لیے روانہ کیا گیا۔ گھمسان کی لڑائی کے بعد مسلمان فتحیاب ہوئے۔

حضرت عمرؓ کے دورِ حکومت میں جب شام پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا تو عمروؓ ابن العاص نے مصر کی شادابی و زرخیزی اور اہم تجارتی مرکز ہونے کے پیش نظر، نہ صرف انھیں اس طرف بڑھنے کا مشورہ دیا بلکہ خود اس مہم پر بھیجے جانے کی ان سے درخواست بھی کی۔ اجازت ملنے پر عمروؓ نے سب سے پہلے مصر کے مشہور شہر "فرما" کا رخ کیا۔ یہاں رومی ان سے جنگ کے لیے پہلے سے تیار تھے۔ لڑائی ہوئی لیکن رومیوں کو شکست فاش ہوئی۔ پھر عمروؓ اسکندریہ کی طرف بڑھے اور شہر کا محاصرہ کر لیا۔ یہ شہر اس قدر مستحکم تھا کہ دو سال کے محاصرہ کے باوجود کوئی نتیجہ بر آمد نہ ہو سکا۔ بالآخر قلعوں پر دھاوا بول دیا گیا اور پورا شہر ایک ہی حملے میں فتح کر لیا گیا۔ یوں رومیوں کا دوسرا دارالحکومت مسلمانوں کے قبضے میں آ گیا۔ پھر آپ ہی کی سرکردگی میں برقہ، زویلہ، طرابلس اور صبروتہ جیسے مضبوط اور معروف شہر بھی فتح ہوئے۔ اس طرح عمروؓ ابن العاص "فاتح مصر" ٹھہرے جس کے بعد حضرت عمرؓ نے آپ کو مصر کا گورنر بنا دیا۔ اس منصب پر عمروؓ ابن العاص، عہد عثمانی تک فائز رہے۔

حضرت عثمانؓ نے سنہ 27ھ میں آپ کو معزول کر کے عبداللہؓ ابن سعد کو مصر کا گورنر بنا دیا تو آپ ناراض ہو کر مدینہ چلے آئے۔ یہاں پر جب عمروؓ ابن العاص نے بے سکونی محسوس کی تو آپ مدینہ چھوڑ کر فلسطین چلے گئے۔

امیر معاویہؓ کا دور شروع ہوا تو عمروؓ ابن العاص کو مصر کی گورنری پر بحال کر دیا گیا۔ اس کے بعد آپ نے باقی زندگی یہیں گذاری۔ آپ کا انتقال سنہ 42ھ میں ہوا۔

حضرت عمروؓ اپنے جذبات پر قابو پانے میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔ اور عقل کے مقابلے میں جذبات کی قطعی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ آپ کا کہنا تھا:

"۔۔۔بلیغ ترین شخص وہ ہے جس کی رائے اس کی خواہشات کو دور کر دے
اور بہادر ترین انسان وہ ہے جو اپنے حلم سے اپنے جہل کو ختم کرے۔۔۔"۔یعنی

When a man gives his opinion and at that time he controls
his personal desires then he is really powerful, and when a man
removes his ignorance with his benevolence then he is truly brave.

Siddiqui Publications